Dr. AQUEEL AHMA

Dept.of Urdu

A.P.S.M.College,Barauni.L.N.M.U.Darbhanga.

Contact No.9897531644

Class:B.A(H)Urdu.1st.year.

Paper:1st. (poetry)

Topic: Lecture Series No.4 Ghazal Mir Taqi Mir.

غزل

اُلٹی ہوگئیں سب تدبیریں کچھ نہ دوا نے کام کیا
دیکھا اس بیماریٔ دل نے آخر کام تمام کیا

عہدِ جوانی رو رو کاٹا پیری میں لیں آنکھیں موند
یعنی رات بہت تھے جاگے صبح ہوئی آرام کیا

ناحق ہم مجبوروں پر یہ تہمت ہے مختاری کی
چاہتے ہیں سو آپ کریں ہیں ہم کو عبث بدنام کیا

کس کا کعبہ کیسا قبلہ کون حرم ہے کیا احرام
کوچے کے اس کے باشندوں نے سب کو یہیں سے سلام کیا

یاں کے سفید وسیہ میں ہم کو دخل جو ہے سو اتنا ہے
رات کو رورو صبح کیا یادن کو جوں توں شام کیا

میؔر کے دین ومذہب کو اب پوچھتے کیا ہو اُن نے تو
قشقہ کھینچا دَیر میں بیٹھا کب کا ترکِ اسلام کیا

تشریحِ اشعار:

1

الٹی ہوگئیں سب تدبیریں کچھ نہ دوا نے کام کیا
دیکھا اس بیمارئ دل نے آخر کام تمام کیا

مندجہ بالا شعر میں شاعر نے عجیب بے کسی کے ساتھ اپنی داستانِ حیات کو بیان کیا ہے۔شعر کہتا ہے ہم کو ایک نہایت سنگین مرض لاحق ہو گیا۔ جسے بیمارئ دل سے تعبیر کیا ہے، یہ بیمارئ دل زندگی گذارنے کے ساتھ ساتھ بڑھتا گیا اور اس کے آثار ظاہر ہونے لگے۔ہم نے اس بیمارئ دل کے علاج کے لیے طرح طرح کی تدبیریں کی اور مختلف دواؤں سے علاج کیا۔ ہزار جتن کرڈالے،لیکن عشق کوئی ایسا مرض نہیں ہے کہ اس کا علاج ہوجائے،مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی دوائیں بے اثر ہوگئیں اور تمام تدبیریں اُلٹی ہوگئیں۔پھر وہ وقت آ گیا کہ یہ بیماری نا قابلِ برداشت ہوگئی اور اس کی وجہ سے ہم موت کے دہانے پر پہنچ گئے۔اس مرض نے ہم سے ہماری زندگی چھین لی اور مرضِ دل کی بدولت ہم اس دنیا سے رخصت ہوگئے،مصرعہ ثانی میں لفظ ُ دیکھا ُ ایک ڈرامائی کیفیت پیدا کررہا ہے۔اس سے پتہ لگتا ہے کہ شاعر یہ اندیشۂ جان کا ذکر محبوب سے پہلے بھی کر چکے تھے۔اب یقین کے ساتھ محبوب کو جتاتے ہیں کی دیکھا!اس بیمارئ دل نے آخر کام تمام کیا۔

2

عہدِ جوانی رورو کاٹا پیری میں لیں آنکھیں موند
یعنی رات بہت تھے جاگے صبح ہوئی آرام کیا

اس شعر میں شاعر نے اپنی حسرت ویاس بھری زندگی کی کہانی بیان کی ہے۔جوانی کا دور حیاتِ انسانی کا سنہرا دور ہوتا ہے۔یہ امنگوں،آرزوں،خوابوں اور دلکشی ورعنائی کی نرم وملائم جہت ہوتی ہے۔اس میں انسان آزاد آزاد پرندوں کے مانند عزم وہمت اور بے فکری کے فضاؤں میں اڑتا ہے۔جوانی میں انسان کے پاس توانائیاں ہوتی ہیں اور اپنی

خواہشات کی تکمیل کے لیےقوتیں ہوتی ہیں۔شاعرکہتا ہے میں اتنا بدنصیب انسان ہوں کہ یہ سنہرا دور بھی آلام و مصائب کی نذر ہو گیا اور میں اس دور کی لطافتوں اور قووتوں سے بچھڑ گیا، میں نے یہ دور بھی نہایت دکھ درد اور بے چینی کے عالم میں اشک بہاتے ہوئے گذارا ہے۔اب جب میں عمر کے آخری حصے میں پہنچ گیا ہوں تو میرے پاس اتنی ہمت وامید نہیں ہے کہ میں اپنے دردناک ماضی کی وحشتیں دیکھ سکوں۔ میں اس قدر ناتواں اور بے جان ہو گیا ہوں کہ اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھا۔

3

ناحق ہم مجبوروں پر تہمت ہے خود مختاری کی

چاہتے ہیں سو آپ کریں ہیں ہم کو عبث بدنام کیا

اس شعر میں شاعر اپنی مجبوری اور بے کسی کی منظر کشی کر رہا ہے۔شاعر اپنے محبوب کو مخاطب کرتے ہوئے کہتا ہے کہ تم ہم سے یہ کیوں کہتے ہو کہ ہم اپنے فیصلوں اور ارادوں میں با اختیار ہیں اور ہر فعل اپنی مرضی سے اور خوشنودی سے سرانجام دیتے ہیں۔ ہماری زندگی کے لمحات ہمارے اپنے ہیں اور اس کا دارومدار ہمارے ذہن اور ہمارے ارادوں پر ہے، جبکہ حقیقت اس کے برعکس ہے۔ہم تو بے کس اور مجبور ہیں۔ہم تو وہی کرتے ہیں جو تم ہم سے کہتے ہو۔ ہمارے تمام اعمال تو تمہاری خواہشات کے مطابق ہیں۔عشق کی انتہا یہ ہے کہ ہم نے اپنی مرضی بالکل ختم کر دی ہے اور ہر کام کرتے ہوئے اس بات کا خیال کرتے ہیں کہ تمہاری کیا مرضی ہے۔تم کس طرح رضامند ہو گے اور ہمیں اپنے ارادوں میں خود مختار کہتے ہو تو یہ ہم کو بے وجہ بدنام کرنے والی بات ہے اور یہ محض ایک الزام ہے، چاہتے ہیں سو آپ کریں ہیں ہم کو عبث بدنام کیا

۔

☆☆☆

ڈاکٹر عقیل احمد۔اے پی ایس ایم کالج، برونی۔